نمبر ۱۵ | مورخہ ۴ اگست سنہ ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

سیدہ اُم رفیع احمد حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ڈلہوزی سے تحریر فرماتی ہیں:۔ میری لڑکی امۃ النصیر تقریباً ڈیڑھ ماہ سے سخت بیمار ہے۔ ابھی تک بخار نہیں ٹوٹا۔ تیز خون میں زہریلا مادہ پیدا ہو کر جسم پر زخم پیدا ہو گئے ہیں۔ حد درجہ کمزور۔ اور لاغر ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اس کے لئے دعا فرمائیں۔

۳۱۔ جولائی کو بعد نماز مغرب محلہ دار الفضل کی مسجد میں حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے۔ اور یکم اگست کو حافظ محمد ابراہیم صاحب نے تربیت اولاد پر وعظ کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کا فیضان ظرف کے مطابق ہوتا ہے

(فرمودہ یکم اگست ۱۹۰۲ء)

"خدا تعالیٰ کا فیضان ظرف اور استعداد کے موافق ہوتا ہے۔ خدا تو ایک ہی ہے۔ لیکن جیسے روشنی صاف اور روشن چیز پر جیسے شیشہ ہے۔ بہت صفائی سے پڑتی ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے فیضان کا حال ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمت بہت ہی بلند تھی۔ اس لئے قرآن شریف جیسا کلام آپ پر نازل ہوا۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کی صاف تصویر نظر آتی ہے۔ اور اَور کتابوں میں دھندلی سی روشنی پڑتی ہے۔ مسیح ہی کو دیکھ لو کہ اسرائیل کی قوم ہی پیش نظر ہے۔ مگر قرآن شریف کسی خاص قوم کو خطاب نہیں کرتا۔ شروع ہی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیسی بلند ہمت اور عام دعوت ہے۔ کہ کہتے ہیں۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔ مگر انجیل میں اسرائیل ہی کا ذکر ہے۔ جو پیش گوئیاں ہیں۔ وہ بھی ان ہی کے متعلق ہیں۔ اسی سبب سے یہودیوں کو ٹھوکر لگی۔ اور خدا کے وعدوں کے مصداق اپنی ہی قوم کو سمجھ کر تمام قوموں سے بے تعلق اور غافل ہو گئے۔ اور خدا کے وعدوں کے ایفا کی آخری منزل اسی دنیا کو خیال کر کے قیامت سے بے خبر اور بہتیرے منکر ہو گئے" (الحکم ۲ اگست [illegible])

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

اٹھوال میں جلسہ

۱۱ تا ۱۳ - جون - جماعت احمدیہ اٹھوال کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں حافظ مبارک احمد صاحب اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب قادیان سے تشریف لائے - پہلے دن مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے "ضرورت خلافت" پر تقریر کی - دوسرے دن زیر صدارت مرزا عبد الحق صاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع گورداسپور حافظ صاحب موصوف نے اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں - اس کے بعد صاحب صدر نے "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے؟" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے نہایت دردبھرے الفاظ میں فرمایا - آپس کے تمام تنازعات مٹانے میں ہی دین و دنیا میں کامیابی ہو سکتی ہے - رات کو عشاء کی نماز کے بعد بھی آپ نے ایک مختصر تقریر کی - تیسرے دن پہلی تقریر مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر کی - اس کے بعد حافظ صاحب نے "جماعت احمدیہ میں تنظیم کی ضرورت" اور "شرک سے بچنے کے طریق" پر تقریر کی - حافظ صاحب نے موضع ورک کے جلسہ میں غیر احمدیوں نے جو اعتراضات کئے - ان کے جوابات بھی دیئے

خاکسار محمد رمضان - از اٹھوال

لودھراں میں جلسہ

۲۵ - ۲۶ - جون ۱۹۳۲ء کو لودھراں ضلع ملتان میں جماعت احمدیہ کا کامیاب تبلیغی جلسہ ہوا - مہاشہ محمد عمر صاحب نے ویدوں اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ کرتے ہوئے فضائل اسلام پر روشنی ڈالی - اور ہندوؤں کی مقدس کتب میں سے محققانہ پیرایہ میں انبیاء سلف علی الخصوص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں - گیانی واحد حسین صاحب نے باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کی - اور دوران تقریر میں مختلف حوالجات پیش کئے - پروفیسر اخوند غلام حسن صاحب ایم - اے - باوجود علالت طبع کے شدید گرمی میں لودھراں تشریف لائے - اور قریباً ۱½ گھنٹے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر عالمانہ تقریر کی - جو منقولی و معقولی دلائل سے لبریز تھی - احباب جماعت دردمندانہ دعا فرمائیں - کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل تندرستی عطا فرمائے - اور ان کی موجودہ مشکلات اور پریشانیوں کا ہمیشہ کے لئے سدباب فرمائے -

(شیخ) فضل الرحمٰن صاحب اختر - نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان -

وہاڑی میں جلسہ

۲۹ - جون وہاڑی ضلع ملتان میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ ہوا - مہاشہ محمد عمر صاحب - اور گیانی واحد حسین صاحب کے لیکچر ہوئے -

نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان -

تبلیغی رپورٹ تحصیل کبیر والہ

ماہ جون میں تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان کے انصار اللہ نے نہایت سرگرمی سے تبلیغی کام کیا - اور حسب ذیل دیہات میں خاص طور پر پیغام حق پہونچایا گیا :-

(۱) کبیر والہ (۲) بہادر والہ - (۳) گدارے - (۴) قتال پور - (۵) دیوا سنگھ - (۶) ہیڈ ورکس (۷) رہانہ سیہو - (۸) مبارک پور (۹) حوری پور - (۱۰) بلاول پور - (۱۱) جودھ پور - (۱۲) جبسو - (۱۳) چیراللہ - (۱۴) جھلار ڈنی چند (۱۵) پچانا خانے وال :-

ماہ زیر رپورٹ میں ۱۰۰ - غیر احمدی - ۸ - عیسائی - ۲۰ - ہندو ۶ - اچھوت زیر تبلیغ رہے - اور چھ کس داخل سلسلہ ہوئے مختلف قسم کے اشتہارات و ٹریکٹ و کتب تقسیم کی گئیں :-

نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان :-

میلسی میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ

۳۰ - جون ۱۹۳۲ء کو میلسی ضلع ملتان میں جماعت احمدیہ کا ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ ہوا - مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب کی تقریریں ہوئیں :-

نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان

شاہ مسکین میں کامیاب مناظرہ

۳ - ۴ - جولائی ۱۹۳۲ء کو شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں احمدیوں - اور غیر احمدیوں کے درمیان کامیاب مناظرہ ہوا - ہماری طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب مناظر تھے - ایک صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو تسلیم کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے - خاکسار - ولایت شاہ -

جماعت احمدیہ ٹانک کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ ٹانک سرحد کا سالانہ جلسہ بفضل ایزدی بتاریخ ۴ - جولائی کمپنی باغ میں منعقد ہوا - مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل نے ختم نبوت پر ایک عالمانہ تقریر کی - اور قرآن شریف احادیث - اشعار عرب اور بہت سے علماء دین کی کتب کے حوالہ دیکر یہ ثابت کر دیا - کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی اتباع اور غلامی میں نبی آسکتے ہیں - حاضرین کی تعداد کافی سے زیادہ تھی - اور جلسہ ۸½ بجے شام کو مغرب و عشا کی نماز کے لئے برخواست ہوا - دوسرا اجلاس شہر کے اندر ایک وسیع میدان میں ۹½ بجے رات کو شروع ہوا - اور مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے اسلام اور ویدک دھرم پر ایک عمدہ تقریر کی - اور ثابت کیا کہ ویدوں کی تعلیم ہرگز ہرگز قابل عمل نہیں - جلسہ صدارتی تقریر پر ۱۲½ بجے رات کو برخواست ہوا :-

۵ - جولائی بعد دوپہر کمپنی باغ میں زیر صدارت خان زادہ محمد سردار خان صاحب - بی - اے - ایل - ایل - بی - وکیل جلسہ ہوا - اور مولوی عبد الغفور صاحب نے خلافت راشدہ پر تقریر فرمائی - اور سورہ استخلاف سے ثابت کیا کہ حضرت ابوبکر - حضرت عمر - اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم علے الترتیب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق تھے - تقریر کے بعد ایک شیعہ معترض کو سوال کرنے کا موقعہ دیا گیا - جس کا مولوی صاحب نے نہایت عمدگی سے جواب دیا - اور شیعہ معترض پھر نہ بول سکا - جلسہ ۸½ بجے شام برخاست ہوا - اور رات کو ۹½ بجے دوسرا اجلاس شہر میں ہوا - جس میں مولوی چراغ الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات پر لیکچر دیا :-

خاکسار غلام محمد - از ٹانک

مسلمانان پونچھ کی صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے التجا

پونچھ کے مسلمان پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ہمیشہ کے لئے شکر گزار رہیں گے - اگر وہ دربار کشمیر کو تحریک فرمائیں - کہ پنڈت رام رتن صاحب وزیر کو جو اپنے آپ کو یکا مہاسبھائی ثابت کر رہا ہے - واپس بلا لے - ہم امید کرتے ہیں - کہ پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی موجودہ وزیر صاحب کی توجہ مصیبت زدہ مسلمانوں کے حال کی طرف مبذول کرائیں گے - اور انہیں مسلمانوں کے متعلق اپنے فرض کی ادائگی کا احساس کرائیں گے -

(مسلم ایسوسی ایشن پونچھ کا تار مورخہ یکم اگست بنام "الفضل")

ایک نہایت مفید کتاب

مکرمی حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ نے ایک کتاب "احکام القرآن" بیت المال کو چندہ میں دی ہے - کتاب مفید ہے - ہر ایک احمدی کے مطالعہ کے لئے ضروری ہے مصنف نے نہایت محنت سے قرآن کریم کے احکامات الگ الگ - نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق مختلف ہیڈنگ قائم کر کے جمع کر دیئے ہیں - جس سے ہر ایک شخص باسانی جس قسم کے اعمال کے متعلق احکامات دیکھنا چاہے - ایک ہی جگہ دیکھ سکتا ہے لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے - ترجمہ ساتھ ہے - پہلے اس کی قیمت ایک روپیہ تھی - لیکن اب پانچ آنے ہے - محصولڈاک اس کے علاوہ ہو گا :-

چار جلد کے خریدار کو ایک روپیہ میں ایک درجن - خریدار کو اڑھائی روپیہ میں علاوہ محصول ڈاک مل سکیں گی - کتاب کے مطالعہ سے احباب نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں گے - انجمن کی مدد کر کے ثواب بھی حاصل کریں گے - خط و کتابت بنام ناظر بیت المال قادیان ہو :-

(ناظر بیت المال قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۵ قادیان دارالامان مورخہ ۴ اگست ۱۹۳۲ء جلد ۲۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مسلمانانِ پنجاب کو اہم مشورہ

پنجاب مسلم کانفرنس منعقد کی جائے

سکھوں اور ہندوؤں کی غوغا آرائی

مسلمانوں کے حقوق کے خلاف سکھوں کی غوغا آرائی میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے بے حد اشتعال انگیز اور صبر آزما رویہ اختیار کر لیا ہے۔ نہ صرف مسلمانوں کو فتنہ و فساد۔ جنگ و جدل۔ اور کشت و خون کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے بزرگوں۔ اور قابل احترام سابقہ حکمرانوں کے خلاف بھی نہایت ہی ہتک آمیز الفاظ استعمال کر رہے ہیں ہندو لیڈر اور ہندو اخبارات ایک طرف تو سکھوں کی بہادری اور شجاعت کی تعریفیں کرتے ہوئے زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف سکھوں کے پہلو بہ پہلو مسلمانوں کے خلاف کھڑے ہونے کے لئے اعلان کر رہے ہیں۔ اور سکھوں کو یقین دلا رہے ہیں۔ کہ ان کی فتنہ انگیزی میں وہ ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔

ہندوؤں اور سکھوں کی غرض

یہ سب کچھ محض اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی معمولی سی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیں۔ انہیں ہندوستان کے ان دوسرے صوبوں کی طرح جن میں مسلمانوں کی اقلیت ہے۔ اپنی غلامی کے جوئے کے نیچے لے آئیں۔ اور تمام ہندوستان میں مکمل ہندو راج قائم کر لیں۔

مسلمانانِ پنجاب اور بنگال کا اعلان

اس کے مقابلہ میں بنگال اور پنجاب کے مسلمانوں نے بھی مردانہ وار اپنے اس عزم و ارادہ کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ کسی صورت میں بھی اپنی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہ ہونے دیں گے۔ اور اگر خدا نخواستہ حکومت نے اپنے سابقہ مواعید کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور ہندوؤں اور سکھوں کی شورش انگیزی سے متاثر ہو کر مسلمانوں کو ان کے حق اکثریت سے محروم کرنا چاہا۔ تو وہ اس صورت کو ہرگز برداشت نہ کریں گے۔ غیر مسلموں کی دائمی غلامی میں آنے کی بجائے وہ مٹ جانا گوارا کر لیں گے۔ اور جس سرزمین میں انہیں اکثریت میں ہونے کے باوجود از راہ انصاف کشی اقلیت میں رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس میں کوئی ایسا انتظام قائم نہ ہونے دیں گے۔ جو ان کے لئے پیغام ہلاکت کا حکم رکھتا ہو۔

مسلمانوں کی متفقہ جدوجہد

صاف ظاہر ہے۔ کہ جب ہندو اور سکھ مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کے لئے اس قدر شوریدہ سری اور فتنہ انگیزی سے کام لے سکتے ہیں جس کا ان کی طرف سے اظہار ہو رہا ہے۔ تو مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے۔ اپنے مذہب اور تمدن کی حفاظت کے لئے۔ اپنی عزت اور اپنی آبرو کی حفاظت کے لئے جس قدر بھی سرگرمی کا اظہار کریں۔ اس میں بالکل حق بجانب ہیں۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ تمام مسلمان متفقہ طور پر اس جدوجہد میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اگر پنجاب کے مسلم پریس اور مسلم پبلک نے صاف اور واضح الفاظ میں ایک طرف سکھوں اور ہندوؤں کے چیلنج کو بطیب خاطر قبول کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور غیر مشتبہ الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ مسلمان کسی طبقہ کی کسی دھمکی سے مرعوب ہونے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں۔ اور وہ اپنے اعلان کردہ حقوق کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے بخوشی آمادہ ہیں۔ تو دوسری طرف بنگال کے مسلمانوں اور بنگال کے مسلم پریس نے بھی بتا دیا ہے کہ وہ پنجاب کے مسلمانوں کو غیر مسلموں کے دست تطاول سے بچانے کے لئے سینہ سپر ہیں۔

مسلمانوں کے حق اکثریت کے خلاف افواہیں

غرض مسلمانوں نے سکھوں اور ہندوؤں کے انصاف کش اور دور از عقل و دانش طرز عمل کے جواب میں ان پر خوب اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ کہ وہ اب اپنے حقوق کے متعلق کسی مزید ناانصافی کو قطعاً برداشت نہ کریں گے۔ اور حکومت کو بتا دیا ہے۔ کہ وہ سکھوں اور ہندوؤں کی خاطر مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی کی ہرگز مرتکب نہ ہو۔ ورنہ حالات کی نزاکت کی ساری ذمہ داری اس پر عائد ہو گی لیکن باوجود اس کے اس قسم کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ فرقہ وارانہ تصفیہ کرتے وقت مسلمانوں کے حقوق کی پرواہ نہ کرے گی۔ اور پنجاب و بنگال میں ان کی اکثریت قائم نہ رہنے دیگی۔ چنانچہ "بمبئی کرانیکل" نے لکھا ہے:۔

"معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کو آئینی اکثریت دینے کا گورنمنٹ کا کوئی ارادہ نہیں۔ پنجاب میں نشستوں کا تناسب اس طرح ہو گا۔ (۱) ۵ فیصدی زمینداروں۔ تجارت پیشہ اور مزدوروں کے لئے (۲) ۱۵ فیصدی سکھوں کے لئے (۳) ۳۰ فیصدی ہندوؤں اور دیگر اقوام کیلئے۔ اور (۴) ۴۰ فیصدی مسلمانوں کے لئے"

حکومت کے متعلق احتمال

اگرچہ فی الحال اسے افواہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ اور خیال آرائی سے زیادہ اسے وقعت نہیں دی جا سکتی۔ لیکن جب تک فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق حکومت کی طرف سے اعلان نہ ہو جائے اس وقت تک یہ احتمال بھی موجود ہے۔ کہ ممکن ہے۔ حکومت کے کانوں تک مسلمانان ہند کی آواز پورے زور کے ساتھ نہ پہنچے اور وہ ان کے مطالبات اور حقوق کو نظر تغافل کرنے کی مرتکب ہو جائے۔

خطرے کے مقابلہ کے لئے بہترین تجویز

اس خطرہ سے بچنے کے لئے اور حکومت پر اتمام حجت کے لئے سب سے بہترین تجویز وہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سکھوں کے موجودہ رویہ کے متعلق اپنا بیان شائع کرتے ہوئے پیش فرمائی ہے۔ اور جو یہ ہے:۔

"ایک پنجاب مسلم کانفرنس منعقد کی جائے۔ جس میں تمام اضلاع اور تمام طبقات کے سیاسی و مذہبی نمائندے شامل ہوں۔ جس میں موجودہ حالات پر غور کرنے کے [illegible]

قطعی فیصلہ کو حکومت تک پہونچا دیا جائے۔ تاکہ اسلامی مطالبات ہماری خاموشی کے باعث حکومت کے تغافل کی نذر نہ ہو جائیں۔"

مسلم کانفرنس کی ضرورت

سکھ جب مسلمانوں کے حقوق پر چھاپہ مارنے کے لئے آل پارٹیز سکھ کانفرنس منعقد کر چکے ہیں۔ اور ہندو بھی اس قسم کے جلسے کر رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ مسلمان جن کے لئے بہت بڑا خطرہ درپیش ہے۔ جن کے حقوق اغیار کی دست درازیوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ جن کے سامنے زندگی اور موت کا سوال ہے جن کا مذہب جن کی تہذیب۔ جن کی عزت خطرہ میں ہے۔ جن کے لئے زندہ رہنے اور ترقی کرنے کے تمام راستے مسدود کر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ جلد سے جلد ایسی کانفرنس منعقد کریں۔ جس میں تمام اضلاع اور تمام مذہبی و سیاسی طبقوں کے نمائندے جمع ہو کر اپنے حقوق اور مطالبات کے متعلق اعلان کریں۔ اور حکومت کو بتا دیں۔ کہ پنجاب کے سوا کروڑ سے زیادہ مسلمان باشندے اپنے حق اکثریت سے کسی صورت میں بھی دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اس کی خاطر بڑی سے بڑی قربانیاں کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

مسلم کانفرنس کا فائدہ

چونکہ فرصت نہایت قلیل ہے۔ حکومت کی طرف سے فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق جو اعلان ہونے والا ہے۔ اس میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تمام مسلمانان پنجاب کی نمائندہ کانفرنس جلد سے جلد منعقد کی جائے۔ اور اس کے فیصلہ سے فوراً حکومت کو آگاہ کر دیا جائے۔ یہ کارروائی انشاء اللہ ہر رنگ میں مفید ہی ثابت ہوگی۔ اگر یہ حکومت کو اپنے سابقہ مواعید سے متزلزل ہونے سے باز رکھ سکی۔ اور مقتضیات عدل و انصاف کو پورا کرنے میں مدد دے سکی۔ تو فبہا۔ حکومت بہت بڑی الجھن سے اور مسلمان ضیاع وقت و محنت سے بچ جائیں گے۔ لیکن اگر خدانخواستہ حکومت نے آخری وقت کے اس انتباہ کو بھی نظر انداز کر دیا۔ اور وہ سکھوں۔ اور ہندوؤں کی شوریدہ سری کے آگے جھک کر مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کرنے پر اتر آئی۔ تو پھر مسلمانوں کے لئے اپنا آئندہ طریق عمل اور چارہ کار تجویز کرنے میں بہت آسانی ہو جائے گی حکومت کا رویہ اُن کے سامنے بالکل عریاں شکل میں آجائے گا۔ حکومت کے مواعید کی حقیقت ان پر کھل جائے گی۔ اور حکومت کی خدمت گزاریوں اور وفاداریوں کا صلہ انہیں نظر آجائے گا۔

مسلمانوں کی سابقہ جدوجہد

بہر حال مسلمانان پنجاب کے لئے مسلم کانفرنس منعقد کر کے حکومت پر اپنے مطالبات کا آخری بار اظہار کر دینا نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک حکومت جہاں اپنے مفاد کی خاطر نہایت حساس واقعہ ہوتی ہے۔ وہاں ان لوگوں کے متعلق جو بار بار اپنے حقوق کی یاد دہانی نہ کراتے رہیں۔ حد درجہ کی غیر حساس بھی ہوتی ہے۔ اور خاص کر موجودہ زمانہ میں۔ جبکہ کسی امر کے احساس کا سارا دارومدار پروپیگنڈا کے شور و شر پر منحصر ہے۔ بے شک اس وقت تک مسلمانوں نے اپنے حقوق اور مطالبات سے حکومت کو آگاہ کرنے میں کوشش اور سعی کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ خود گول میز کانفرنس میں مسلمانان ہند کے قابل نمائندوں نے یک آہنگی کے ساتھ نہ صرف مسلمانوں کے حقوق وضاحت کے ساتھ پیش کر دیئے۔ بلکہ ان کے خلاف غیر مسلموں کی طرف سے جو ریشہ دوانیاں کی جاتی اور انہیں غصب کرنے کے لئے جو چالیں چلی جاتی ہیں۔ ان پر بھی پوری طرح روشنی ڈال دی۔ اس کے بعد بھی مشاورتی کمیٹیوں میں مسلمانوں کے حقوق پورے زور کے ساتھ پیش کئے گئے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے حقوق کا عدم تصفیہ ہی وائسرائے ہند کی صدارت میں منعقد ہونے والی مشاورتی کمیٹی کی کارروائی کو آگے چلنے سے روکنے کا موجب ہوا۔ اور اسی وجہ سے وزیر ہند نے جلد سے جلد فرقہ وارانہ تصفیہ کا اعلان کرنے کی ضرورت ظاہر کی۔ لیکن باوجود اس کے ابھی تک یہ ضرورت باقی ہے۔ کہ مسلمان اپنے حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد جاری رکھیں۔ اور حکومت کو ان کے متعلق غفلت نہ اختیار کرنے دیں۔

پنجاب کے مسلمان لیڈروں سے استدعا

پس پنجاب کے ہر طبقہ کے مسلمان راہنماؤں اور لیڈروں سے استدعا ہے۔ کہ خدارا موجودہ حالات کی نزاکت کا احساس فرمائیں۔ مشترک اسلامی مقاصد کی حفاظت کے لئے متحد ہو جائیں۔ اب گھروں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کا وقت نہیں۔ بلکہ میدانِ عمل میں اترنے۔ اور متحد ہونے کا وقت ہے۔ جلد سے جلد کانفرنس منعقد کر کے اپنے آخری۔ اور قطعی فیصلہ سے حکومت کو آگاہ کر دیں۔ اور اس میں ایک لمحہ کا بھی توقف نہ فرمائیں۔

ایک خاص ضرورت

اس کی ضرورت اس وجہ سے بھی ہے۔ کہ سکھوں اور ہندوؤں نے اپنی اشتعال انگیزیوں اور بے ہودہ گوئیوں سے مسلمانوں میں جو بے چینی اور اضطراب پیدا کر رکھا ہے۔ اور اس طرح امن کو نہایت مخدوش بنا دیا ہے۔ اس میں سکون پیدا ہو جائے گا۔ عام مسلمان سمجھ لیں گے۔ کہ ان کے لیڈر اور راہنما ان کے حقوق کی حفاظت سے غافل نہیں۔ اور وہ کوئی ایسی بات برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جو کسی لحاظ سے مسلمانوں کی عظمت و توقیر کے لئے باعث نقصان ہو سکے۔ اس طرح ان میں بھی اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے خاص جوش اور ولولہ پیدا ہو جائے گا۔ اور جس وقت ان سے کسی قربانی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ وہ مردانہ وار لبیک کہتے ہوئے میدانِ عمل میں آجائیں گے۔

مسلمانانِ الور کے مصائب

کئی دنوں سے مسلمان اخبارات میں مسلمانان الور پر جبر و تشدد کے واقعات شائع ہو رہے ہیں۔ جمعیۃ العلماء کے آرگن "الجمعیۃ" کا بیان ہے۔ کہ:۔

"ریاست الور کے حالات نہایت نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ بے گناہ اور نہتے مسلمانوں پر گولیاں چل چکی ہیں۔ متعدد شہید کئے جا چکے ہیں۔ سینکڑوں مسلمانوں کی گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ قرآن حکیم کی تعلیم کو جبراً بند کر دیا گیا ہے۔ اور مساجد کو سرکاری کاموں میں لایا جا رہا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق دہلی میں الور کے تین سو مسلمان ہجرت کر کے چلے آئے ہیں۔ جو نہایت مظلومی اور بے سروسامانی کی حالت میں دہلی کے گلی کوچوں میں پڑے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ اب مسلمانوں کے لئے الور میں عرصہ حیات تنگ ہو گیا ہے۔ اور ان کے لئے اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے، کہ وہ اپنے وطن مالوف کو خیرباد کہہ دیں۔"

اگر یہ حالات درست ہیں۔ تو نہایت ہی افسوسناک اور رنجدہ ہیں۔ لیکن جمعیۃ العلماء والے۔ اور دوسرے لوگ جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مسلمانان کشمیر کے متعلق جدوجہد کے رستہ میں خواہ مخواہ روڑے اٹکا رہے تھے۔ اور مسلمانانِ کشمیر کے سب سے بڑے ہمدرد بن کر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی کی تنقیص کرنے میں مصروف ہو گئے تھے وہ اب کہاں ہیں۔ اور کیوں مسلمانان الور کو ان کے جائز حقوق دلانے اور انہیں جبر و تشدد سے بچانے کے لئے کوئی موثر کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ اسی طرح آل انڈیا مجلس احرار کہاں سوئی پڑی ہے۔ وہ کیوں مسلمانان الور کی نہ صرف موجودہ مصائب میں امداد کرنے کے لئے بلکہ انہیں کامل آزادی دلانے کے لئے اپنے جیوش قاہرہ کا رُخ الور کی طرف نہیں پھیر دیتی۔ احراریوں اور جمعیۃ العلماء والوں کے لئے اپنے کارنامے دکھانے۔ اپنی قربانیوں اور ایثار کا اظہار کرنے۔ اپنے تدبر اور معاملہ فہمی کا ثبوت دینے کا یہ بہترین موقعہ ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

میر واعظ یوسف شاہ پر پابندی

ابھی تک مسلمانانِ کشمیر نہایت ہی نازک حالات میں سے گزر رہے ہیں حکومت نے ان کے خود تسلیم کردہ مطالبات کو بھی پورا کرنے کے لئے تا حال کوئی عملی کارروائی نہیں کی۔ کہ میر واعظ یوسف شاہ صاحب نے آپس میں لڑانا شروع کرا دیا ہے۔ انہیں شاید یہ خیال ہو۔ کہ مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کر کے وہ ریاستی حکام کی خوشنودی حاصل کر سکیں اور اس طرح ان کی وہ اغراض پوری ہو سکیں جن کی خاطر انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوم سے غداری کرنے کا ٹیکہ لگوانے سے دریغ نہ کیا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔

اسلام پر اعتراضات کے جواب

رسول کریمؐ کی موجودگی میں عذاب کا آنا

قرآن کریم اس ہستی کا کلام ہے۔ جو تمام پاکیزگیوں کی منبع ہے۔ تمام صفات حسنہ کی جامع ہے۔ تمام طہارتوں کی مخزن ہے۔ اس لئے اسے سمجھنے کے لئے قلبی طہارت شرط ہے۔ اور خود قرآن کریم میں مذکور ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لا یمسّہ الا المطھرون۔ یعنے وہی لوگ قرآن کریم کے معارف۔ اس کے حقائق اور اس کلام کی ہر رنگ کی خوبیوں سے واقف ہو سکتے ہیں۔ جن کے قلوب پاکیزہ ہوں۔ مطہر ہوں گندگیوں اور ناپاکیوں سے لتھڑے ہوئے نہ ہوں۔ چونکہ مخالفین اسلام کو یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اس پاکیزہ کلام کو اپنی کج فہمی اور کم علمی و جہالت کے علاوہ قلبی طہارت نہ ہونے کی وجہ سے سمجھ نہیں سکتے۔ پاکیزہ کلام الٰہی کے معارف سے آگاہ نہیں ہو سکتے۔ اور اوٹ پٹانگ اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ ایسے لوگ عقل و فہم سے بھی عاری ہوتے ہیں۔ ورنہ وہ اتنا ہی سوچ سکتے۔ کہ وہ کلام الٰہی جو ساری دنیا میں پھیل گیا۔ جس نے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو اپنی خوبیوں کا گرویدہ بنا لیا۔ جس کے ایک حرف بلکہ ایک ایک نقطہ کو منزہ من الخطایقین کرنے والے کروڑوں انسان ساری دنیا میں موجود ہیں۔ اس پر اعتراض کرنا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ بہر حال ان سب باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے عیسائی صاحبان قرآن پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور اپنی ابلہ فریبیوں سے دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

ایک اعتراض

منجملہ اور اعتراضات کے عیسائی مصنفین ایک یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔

"سورۃ انفال رکوع ۴ میں جو یہ لکھا ہے۔ کہ خدا محمدیوں پر عذاب نہیں بھیجے گا۔ جب تک محمدؐ (صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) ان میں ہے۔ یہ کذب ہے۔ مدینے میں محمدؐ صاحب کی موجودگی میں قحط پڑا۔ بدر اور احد میں محمدؐ صاحب کے ہوتے ہوئے محمدیوں پر دکھ آیا"

الزامی جواب

اس اعتراض کا حقیقی جواب دینے سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ الزامی جواب سے عیسائیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جائے۔

لوقا باب ۲۱ میں حضرت مسیح اپنے بعد زمانہ بعید کے واقعات بیان کرتے ہوئے اپنے پیروؤں سے کہتے ہیں :-

"تمہارے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ اپنے صبر سے تم اپنی جانیں بچائے رکھو گے"

لیکن کیا حضرت مسیح کے ماننے والوں پر مصائب نہ آئے۔ وہ قتل نہ کئے گئے۔ ان کو جلاوطن نہ کیا گیا۔ ان کے مال و اموال نہ لوٹے گئے۔ اگر یہ سب کچھ ہوا۔ اور یقیناً ہوا۔ تو کیا یہی اعتراض جو قرآن کریم پر کیا گیا ہے۔ بائیبل پر نہیں وارد ہوتا۔ اور حضرت مسیح پر نہیں پڑتا۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ اسی باب میں خود کہتے ہیں۔ اور انہی لوگوں کے متعلق کہتے ہیں جنہیں بال بیکا نہ ہونے کی خوشخبری سنا چکے ہیں۔ کہ "تمہیں ماں باپ اور بھائی اور رشتہ دار اور دوست بھی پکڑوائیں گے۔ بلکہ وہ تم میں سے بعض کو مروا ڈالیں گے" چنانچہ واقعات نے اس کی تصدیق بھی کر دی اب عیسائی ان آیات میں تطبیق دیتے ہیں یا نہیں۔ اگر دیتے ہیں۔ تو اسی طرح قرآن کریم کی جس آیت پر انہوں نے اعتراض کیا ہے۔ اس کو سمجھ سکتے ہیں

اسی طرح کتاب پیدائش میں حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب سے اس بات کا وعدہ کیا گیا۔ کہ

"کنعان کی زمین میں تیری اولاد کو ابد کیلئے دونگا" (۱۷باب۸)

ہزاروں برس سے یہ ملک بنی اسرائیل کے قبضہ سے نکلا ہوا ہے۔ مگر کتاب مقدس یہ بتلاتی ہے۔ کہ ابد تک کے لئے یہ علاقہ بنی اسرائیل کے قبضہ میں رہیگا۔ اگر اس آیت کو پادری صاحبان قابل اعتراض نہیں سمجھتے۔ تو قرآن کریم پر اعتراض کرنے کا انہیں کیا حق ہے۔

تحقیقی جواب

اب تحقیقی جواب پیش کیا جاتا ہے۔ جن آیات کی بنا پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہیں :-

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ط ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ واذا تتلی علیھم آیاتنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل ھذا ان ھذا الا اساطیر الاولین واذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم۔ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ اور جب مکر کرتے تھے۔ تجھ سے وہ جو کافر ہوئے۔ تاکہ قید کر لیں تجھے۔ یا قتل کر دیں تجھ کو۔ یا نکال دیں تجھ کو۔ اور وہ تدبیریں کرتے تھے۔ اور تدبیر کرتا تھا اللہ بھی۔ اور اللہ بہتر تدبیریں کرنے والوں سے ہے۔ اور جب پڑھی جاتی ہیں۔ ان پر ہماری آیتیں کہتے ہیں۔ کہ تحقیق ہم نے سن لیا اگر ہم چاہتے۔ تو ہم بھی اس کی مانند کہہ لیتے۔ مگر یہ تو پہلوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ اور جب کہا انہوں نے اے اللہ اگر تیری طرف سے یہی حق ہے۔ تو برسا ہم پر پتھر آسمان سے یا ہم پر عذاب الیم لا۔ اور نہیں ہے اللہ تعالےٰ کہ ان کو عذاب دے۔ اور تو ان میں ہو۔ اور نہیں ہے اللہ تعالےٰ عذاب دینے والا جبکہ وہ بخشش مانگتے ہوں (سورۃ انفال ع ۴)

اس آخری آیت میں لیعذبھم میں جو (ھم) ہے کی ضمیر کا مرجع الذین کفروا ہے۔ جو پہلی آیت میں مذکور ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن کریم کی تصریح سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جب کفار مکہ کو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور انہیں اس بات کا خوف دلایا۔ کہ قرآن کریم کی تکذیب سے عنقریب تم پر عذاب نازل ہوگا۔ تو کافروں نے نہایت بے باکی اور شوخی سے کہا۔ کہ اگر یہ بات واقعہ میں صحیح اور درست ہے تو پھر بے شک ہم پر پتھر برسا دے۔ اور دردناک عذاب میں ہم کو مبتلا کر دے۔ چنانچہ آیت واذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم میں ان کے مطالبہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اے محمدؐ (صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) جب تک تو ان لوگوں میں ہے۔ یعنی سرزمین مکہ اور اس کے اہالی کے درمیان جب تک تو موجود ہے۔ تب تک ان پر یہ عذاب نہیں آئے گا۔ یہ ایک پیشگوئی تھی۔ جو ایک وعید پر مشتمل تھی۔ اور اس وقت پوری ہوئی۔ جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ایک برس بعد ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ تشریف لے گئے۔ کیسی صاف اور واضح بات ہے۔ لیکن افسوس کہ معترضین نے اصل بات کو بالکل نظر انداز کر کے اور انصاف اور دیانت کو بالکل جواب دے کر اعتراض کر دیا

ایک اور جواب

پھر اس لحاظ سے بھی اس آیت پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا مسلمانوں میں رہنا یہ مطلب رکھتا ہے۔ کہ مسلمان آپ کی تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جب تک محمدؐ محمدیوں میں رہے۔ یعنے مسلمانوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعلیم پر عمل کیا۔ ان پر کوئی عذاب نہ آیا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ کہ جب

سے مسلمانوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام سے روگردانی کی اور اپنے پیارے ہادی کی پندونصائح سے انحراف کیا۔ تب ان پر ادبار آیا۔ اور وہ مصائب وتکالیف میں مبتلا کئے گئے۔ ان معانی کا ثبوت کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مسلمانوں میں ہونے سے مراد آپ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ انجیل سے پیش کیا جاتا ہے۔ یوحنا ۱۷/۱۹ میں حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔

"جس طرح تو نے مجھے دنیا میں بھیجا۔ میں نے بھی انہیں دنیا میں بھیجا۔ ان کے لئے بھی جو ان (حواری) کے کلام سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔ عرض کرتا ہوں۔ تاکہ وے سب ایک ہوں جیسا کہ تو اے باپ مجھ میں اور میں تجھ میں وہ بھی ہم میں ایک ہوں"

اسی طرح پھر یوحنا ۳/۲۴ میں لکھا ہے:۔

"جو اس کے حکموں پر عمل کرتا ہے۔ یہ اس میں اور وہ اس میں رہتا ہے"

یوحنا ۴/۱۲ میں لکھا ہے:۔

"اگر ہم ایک دوسرے سے محبت کریں۔ تو ہم خدا میں رہتے ہیں"

ان حوالوں سے جو کہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر پیش کئے گئے ہیں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی کا کسی میں ہونا یہ معنے رکھتا ہے۔ کہ پہلا شخص دوسرے کا پورا تابع وفرمانبردار ہے۔ اور اس کے نصائح پر پورا پورا کاربند ہے۔ اس کے احکام کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرتا ہے۔ انہی معنوں کی رو سے قرآن کریم کی آیت زیر بحث کے معنی جو علیسائی پیش کرتے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پورے فرمانبردار اور آپ کے احکام پر ٹھیک ٹھیک چلنے والے رہینگے اس وقت تک عذاب الٰہی میں گرفتار نہ ہوں گے۔ یہ واقعہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام اور ارشادات کی فرمانبرداری کی۔ اس وقت تک وہ مصائب اور تکالیف سے محفوظ رہے۔ اور جب آپ کی اطاعت سے روگردانی کی۔ آپ کے حکموں کو نظر انداز کرنے لگے۔ تو ان پر ادبار آگیا۔ اور وہ مصائب کا شکار ہوگئے۔

غزوۂ حنین کا واقعہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام سے روگردانی کا نتیجہ خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت بھی مسلمانوں کو دکھا دیا۔ چنانچہ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو جو تکلیف پہنچی۔ اس کا سبب اور اس کی وجہ خود قرآن کریم نے یہ بیان کی ہے:۔ اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین۔ کہ جب تمہاری کثرت تعداد نے تمہیں مغرور کردیا۔ تو پھر کوئی چیز تمہارے کام نہ آئی۔ اور زمین باوجود فراخ ہونے کے تمہارے لئے تنگ ثابت ہوگئی۔ پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے (توبہ ع ۴)

اہل اسلام اس غزوہ میں اپنی کثرت پر نازاں ہوئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عجب اور کبر کے خلاف تعلیم کو بھول گئے۔ اپنی کامیابی کو اپنی کثرت کا نتیجہ سمجھ کر خدا کے فضل سے غافل ہونے لگے۔ اس لئے تھوڑے وقت کی۔ اور جلد دور ہو جانے والی تکلیف انہیں پہنچی۔ مگر انہیں بہت جلد اپنی غلطی پر آگاہی ہوگئی۔ اور جب انہوں نے اپنی کثرت پر فخر کرنے سے دست بردار ہوکر خدا کے فضل پر بھروسہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کی نصرت فرمائی اور انہیں زیادہ نقصان وتکلیف سے محفوظ رکھ لیا۔

غزوۂ احد کا واقعہ

اسی طرح مسلمانوں کو غزوۂ احد میں جو دکھ اور صدمہ پہنچا اس کی بھی یہی وجہ تھی۔ کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کی۔ بلکہ آپ کی نافرمانی کی۔ اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عبداللہ بن جبیر کی نگرانی میں چند مسلمانوں کو اونچے ٹیلے پر اس تاکید کے ساتھ مقرر کیا۔ کہ جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں۔ تمہیں نہیں آنا ہوگا۔ خواہ ہمیں فتح ہو۔ یا شکست لیکن جب عبداللہ بن جبیر کے ہمراہیوں نے دیکھا۔ کہ مسلمانوں کو فتح ہوگئی ہے دشمن بھاگ رہا ہے۔ اور مال غنیمت لوٹا جا رہا ہے۔ تو انہوں نے عبداللہ بن جبیر سے کہا۔ کہ ہمیں بھی چلنا چاہیئے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کا احترام کرتے ہوئے انہوں نے جانے کی اجازت دی لیکن خود گئے۔ لیکن کچھ آدمیوں نے آپ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے پہاڑی کو چھوڑ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دشمن کے ایک آزمودہ کار سپہ سالار نے پہاڑی کو خالی دیکھ کر اس طرف سے بشدت حملہ کیا۔ کہ مسلمانوں کی فتح شکست سے تبدیل ہوگئی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل نے جلدی ہی مسلمانوں کی یاوری کی۔ اور اس مصیبت کا تدارک ہوگیا۔

پس ان واقعات میں بھی کیسی صاف اور واضح بات ہے۔ کہ جب مصیبت مسلمانوں پر پڑی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان میں موجود نہ تھے۔ یعنے آپ کے حکم کے خلاف کرنے کی وجہ سے انہیں مبتلائے مصائب ہونا پڑا۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل میں سستی دکھلائی۔ اس کا انجام یہ ہوا۔ کہ انہیں سزا ملی۔ اور تکلیف اٹھانی پڑی

ایک وسوسے کا ازالہ

اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ خود حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی تو تکلیف آئی۔ اور آپ کو بھی دکھ پہنچا۔ تو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قوم کا حقیقی خیرخواہ اور قوم کا ہادی و مصلح ہر حال میں اپنی قوم کا شریک حال ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات اس لزوم کی بناء پر ان لوگوں کے مصائب وآلام سے قانون قدرت کے موافق اسے بھی حصہ لینا پڑتا ہے تا ہر حال میں وہ ان کا سچا رفیق وانیس ثابت ہو۔ یہی حال ان مواقع پر ہوا۔ جب اس معرکہ میں بعض کوتاہ اندیشوں کی غلطی سے مسلمانوں پر تکلیف آپڑی۔ تو ان کے سچے ہمدرد اور حقیقی خیرخواہ نے ان سے جدا ہونا گوارا نہ فرمایا۔ بلکہ ان کی شمولیت میں رہ کر خود بھی دکھ وتکلیف اٹھائی۔ آخر آپ کے وجود باجود کے توسط سے خدا تعالےٰ کے فضل نے یاوری کی۔ اور ان کی تکالیف ومصائب کا فوری طور پر تدارک ہوگیا۔ اور رحمت الٰہی ان لوگوں کی مددگار بن گئی۔

غزوۂ بدر کا واقعہ

جیسا کہ اوپر لکھا جاچکا ہے۔ کہ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم میں ایک وعیدی پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہونے سے اس وقت تک ٹلی رہی۔ جب تک رسول کریم ان میں موجود رہے۔ لیکن جب آپ نے ہجرت فرمائی۔ تو ایک سال کے بعد اس کا ظہور ہوگیا اور وعید الٰہی پوری ہوگئی۔ خود قرآن کریم میں اس کے پورے ہونے کا وقت بتایا گیا تھا۔ چنانچہ فرمایا۔ قل لکم میعاد یوم لا تستأخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون (سبا رکوع ۳) تو کہدے اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تمہارے واسطے ایک سال کی میعاد ہے۔ عذاب کو ایک ساعت ادھر ادھر نہ کر سکو گے۔ یوم لغت میں سال کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے۔ کہ یہ ایک سال کی مہلت دی گئی تھی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جب کفار نے مخالفت کی آپ کے قتل کرنے کے درپے ہوگئے۔ اور خدا تعالےٰ کے احکام کی صریح نافرمانی کرتے ہوئے نہایت بے باکی سے عذاب کا مطالبہ کرنے لگے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو۔ اگر تم یہی چاہتے ہو تو یہ بھی ہو جائیگا۔ آخر ایسا ہی ہوا۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرکے تشریف لے گئے۔ تو دوسرے ہی سال بدر کا معرکہ ہوا۔ جس میں تمام بڑے بڑے معاندین اور مخالفین تباہ کئے گئے۔ اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے مسلمانوں کو خدا تعالےٰ نے کامیابی وکامرانی بخشی۔ باوجودیکہ مسلمان تھوڑی تعداد میں تھے۔ اور بے سروسامان تھے۔ اور بالمقابل کفار کا زبردست مسلح لشکر تھا۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو فتح ونصرت عطا فرمائی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ اے مسلمانو! باوجودیکہ تم تعداد اور سازوسامان کے لحاظ سے بہت کمزور تھے۔ پھر بھی ہم نے تمہیں کامیابی دی۔ اور جنگ میں فتحیاب فریق کا نقصان نقصان نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ اس کی شجاعت اور بہادری کا سکہ بٹھانے والا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ جنگ مسلمانوں کے لئے رحمت اور کفار کے لئے عذاب ثابت ہوئی۔

مذاہب غیر

مالابار کے ہندو اور اچھوت

علاقہ مالابار اور مسلمان

مالابار کا علاقہ ہندوستان کا وہ حصہ ہے جس میں اس دور تمدن و تہذیب میں بھی ہندو تہذیب تاحال بہت حد تک اپنی اصلی صورتمیں جلوہ گر ہے مسلمانونکا بھی اس خطہ سے بہت پرانا تعلق ہے۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں ہی عرب سوداگر اس طرف تجارت کے لئے آئے۔ اور ان میں کئی ایک یہیں آباد ہو گئے۔ اس وقت کے ہندو حکمرانوں نے انہیں اجازت دیدی تھی۔ کہ وہ "اچھوت" کہلانیوالی اقوام کی عورتوں سے شادیاں کر سکتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے نزدیک چونکہ سب انسان مساوی ہیں۔ اس لئے انہوں نے بخوشی شادیاں کر لیں۔ اور اس طرح ان کی اولاد میں آج بھی وہاں پر کافی تعداد میں آباد ہیں۔ اور مالابار کے ساحل پر اس وقت بھی عرب سوداگروں کی بڑی بڑی تجارتی کوٹھیاں ہیں۔

برہمنوں کی سنگدلی

مالابار دو حصوں میں منقسم ہے ایک برٹش مالابار اور دوسرا کوچین و ٹراونکور کی ریاستیں۔ ان دونوں حصوں میں نام نہاد اچھوتوں سے نہایت ذلت آمیز سلوک کیا جاتا ہے۔ بعض آبادیاں خالص برہمنوں کی ہیں۔ جو چھوت چھات کے معاملہ میں اس قدر سنگدل واقع ہوئے ہیں کہ اگر کوئی بھولا بھٹکا ادنیٰ جاتی سے تعلق رکھنے والا ہندو بھی وہاں جا نکلے۔ تو خواہ وہ ان کے سامنے تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیدے۔ وہ اسے پانی کا ایک قطرہ تک دینے کے روادار نہ ہونگے۔

اچھوتوں میں بیداری

چونکہ ان لوگوں میں اب کچھ نہ کچھ بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنی ذلت آفریں حالت کو محسوس کر رہے ہیں۔ اس لئے ہندو دھرم کو خیرباد کہ کر عیسائیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ کیونکہ عیسائی مشنری نہایت سرگرمی سے ان میں کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی دنیوی ترقی کے سامان بہم پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ مردم شماری سے پتہ چلتا ہے کہ ریاست کوچین میں جو کسی زمانہ میں خالص ہندو ریاست تھی۔ اور جہاں غیر ہندو قوم کو بھی نظر نہ آتا تھا۔ اب وہاں کی تیس فیصدی آبادی عیسائی ہو چکی ہے

آج کل مسلمان اگرچہ تبلیغ کی اہم ذمہ واریوں کی ادائیگی کے معاملہ میں بے حد کاہل اور سست واقع ہوئے ہیں۔ تاہم ان کی گناہگارانہ غفلت اور سہل انگاریوں کے باوجود اسلام کی صداقت اور کشش جہاں تک ان لوگوں کی سمجھ میں آسکے۔ کچھ نہ کچھ لوگوں کو مسلمان کرتی رہتی ہے۔

ٹریونیڈرم کا مندر

ان علاقوں میں ہندوؤں کے مندر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جو بہت پرانے زمانہ کے ہیں۔ اور جنہیں ہندوؤں نے مذہبی عقیدت کے ماتحت زر و جواہر سے بھرپور کر رکھا ہے۔ ریاست ٹراونکور کے دار السلطنت ٹریونیڈرم میں "شری پدم ناتھ جی" کا ایک عالیشان مندر ہے۔ اور ریاست کا اصل مالک اسے ہی یقین کیا جاتا ہے۔ راجہ کے متعلق عام عقیدہ یہ ہے کہ وہ اس کی طرف سے بطور مختار کار اور منتظم مقرر کیا گیا ہے۔

بیش بہا دفینہ

کہا جاتا ہے اس مندر میں صدیوں کا دفینہ چلا آتا تھا جو یونہی بیکار پڑا تھا۔ اور کوئی اسے مقدس سمجھ کر ہاتھ نہ لگاتا تھا۔ بلکہ روز بروز اس میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا لیکن موجودہ والئے ٹراونکور جو ۱۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو تخت نشین ہوئے۔ چونکہ تعلیم یافتہ اور نسبتاً روشن خیال واقعہ ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ اس قدر کثیر اموال یونہی برباد ہو جائیں گے اور مٹی میں مل کر رہ جائیں گے۔ گدی پر بیٹھنے کے دو ہفتہ ہی بعد اس کی کھدائی کے احکام صادر کر دئے معلوم نہیں کن زمانوں کے تالے پڑے تھے۔ جو بالکل زنگ آلود ہو چکے تھے۔ اس لئے انہیں کھولنا تو ممکن نہ تھا۔ اس لئے توڑ ڈالے گئے۔ تہ خانہ کئی ایک کوٹھریوں پر مشتمل ہے جس میں بے شمار دولت پڑی ہے۔ اب اسے باہر نکالا جا رہا ہے لیکن ابھی تک تمام خزانہ باہر نہیں نکلا۔ بہت پرانے سونے چاندی کے سکے۔ زیورات۔ جواہرات اور سونے چاندی کے برتنوں کی ایک کثیر مقدار برآمد ہو رہی ہے۔

پدم ناتھ جی کے مندر میں میلہ

ہر تیسرے سال اس مندر میں بڑا بھاری میلہ لگتا ہے جو دو ماہ تک جاری رہتا ہے۔ اور اس میں تمام مالابار کے تمام نمبودری برہمن جو سب سے زیادہ بلند خاندان سمجھا جاتا ہے۔ جمع ہوتے ہیں۔ اور ان تمام کے اخراجات خورد و نوش راجہ کے ذمہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس پر اور برہمنوں کو نذر و نیاز دینے میں ریاست کا قریباً چھ لاکھ روپیہ صرف اس دو ماہ کے عرصہ میں صرف ہو جاتا ہے۔ راجہ کو مندر کے پجاری جس طرح حکم دیں اسے تمام رسوم ادا کرنی پڑتی ہیں۔ اور اس کی مجال نہیں۔ کہ چون و چراں کر سکے۔

مندروں کی نگہداشت کا محکمہ

اس کے علاوہ ریاست میں چونکہ مندروں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے ان کی آمدنی و خرچ کے باقاعدہ حسابات رکھنے کیلئے ایک باقاعدہ محکمہ مقرر ہے۔ جس کی طرف سے ہر مندر میں ایک افسر موجود رہتا ہے اور اسکی آمد و اخراجات کو باقاعدہ نوٹ کرتا جاتا ہے۔ ان مندروں میں ہر برہمن کو خواہ وہ ریاستی ہو یا غیر ریاستی دونو وقت ریاست کی طرف سے کھانا ملتا ہے۔ اور اور جو کسی دوسری جگہ جانے پر مصر ہو۔ تو اسے کرایہ کے طور پر بھی کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے۔

پدم ناتھ کے مندر میں اچھوتوں کی گت

شری پدم ناتھ سوامی کے جس میلہ کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ ایک دن بعض روشن خیال براہمنوں کے کہنے سننے پر بعض چھوٹی ذات کے ہندوؤں کو مندر میں آنیکی اجازت دیدی گئی۔ لیکن جونہی وہ غریب داخل ہوئے۔ عام براہمنوں نے نہایت بری طرح انہیں پیٹا اور زد و کوب کیا حتیٰ کہ وہ بیچارے جان بچا کر مشکل نکل سکے لیکن اس انتہائی تذلیل کا یہ اثر ہوا کہ اسی دن ہزارہا لوگ حلقہ بگوش عیسائیت ہو گئے۔ اور اسی دن سے عیسائیت ان میں زیادہ مقبول ہونے لگی۔

آریہ سماجی سنیاسی پرچارک

آریہ سماج نے کچھ عرصہ سے ان لوگوں میں شدھی کی تحریک شروع کی ہے۔ اور بظاہر انہیں انسانی حقوق دلانیکا دعویٰ کرتے ہیں لیکن "سوامی پرتوانند جی نے ۱۶ جنوری ۱۹۳۲ء کے آریہ گزٹ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ "یہ سنیاسی لوگ پبلک لیکچروں میں تو اچھوت پن کو دور کرنے میں زور دیتے ہیں۔ مگر جب ان کے آشرموں کو دیکھا جاتا ہے تو وہی چھوت چھات دکھائی دیتی ہے۔ غرضیکہ یہ مشن جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ ہندو جاتی کی کوئی سیوا نہیں کر رہا صرف کئی ایک نوجوانوں کو سنیاسی بنا کر ہندو جاتی پر بوند ڈال رہا ہے۔ اور نوجوانوں کے جیونوں کو خراب کر رہا ہے۔

غلط طریق کار

آریہ سماج نے زیادہ تر زور اچھوتوں کو شدھ کرنے پر ہی دیا ہے حالانکہ چاہئیے یہ تھا۔ کہ براہمنوں اور دوسرے جابر ہندوؤں کی ذہنیت میں تبدیلی کرنیکی کوشش کی جاتی۔ مگر چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ یا بالفاظ صحیح تر ایسا کیا نہیں جا سکتا۔ اس لئے باوجود شدھ کرنیکے ان لوگوں کو ذلیل ہی سمجھا جاتا ہے۔ اور ان کی پوزیشن وہی ہے۔ جو ضلع گورداسپور میں ان لوگوں کی ہے جنہیں اشدھ کرنیکے بعد ایک نئی "مہاشہ" قوم بنا کر ایک طرف تو اپنی سابقہ برادری سے جدا کر دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف اپنے سے

فضیلت اسلام

قرآن مجید کی بےمثل خصوصیات

اسلام کی الہامی اور مقدس کتاب قرآن مجید کو دیگر مذاہب کی الہامی کتب پر جو فضیلتیں حاصل ہیں۔ ان میں سے مختصر اً چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے

پہلی خصوصیت

قرآن مجید کو ایک خصوصیت تو یہ حاصل ہے۔ کہ یہ روحانیت کے متعلق کامل ضابطہ ہے اور روحانیت سے تعلق رکھنے والی کوئی بات ایسی نہیں۔ جسکا اس میں ذکر نہ ہو۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ دوسری کوئی الہامی کتاب اس پہلو سے قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بیشک تورات اپنے زمانہ میں کامل ہدایت نامہ تھی۔ مگر تمام زمانوں اور سارے جہان کے لئے نہ تھی یہی حال باقی شرائع کا ہے۔ اسی وجہ سے ان کتابوں میں اس قسم کا کوئی دعویٰ نہیں پایا جاتا۔ لیکن قرآن کریم کے متعلق آتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ تم پر اپنی نعمتوں کو اتمام تک پہنچا دیا۔ اور تمہارے لئے اسلام بطور دین پسند کیا۔ نیز قرآن کریم کے دائرہ ہدایت کی وسعت کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ ان ھو الا ذکر للعالمین قرآن سارے جہان والوں کے لئے نصیحت کا مخزن ہے۔ پس یہ پہلی خصوصیت ہے۔ جو قرآن مجید کو حاصل ہے

دوسری خصوصیت

پھر قرآن مجید نہ صرف کامل ہے۔ بلکہ مکمل بھی ہے یعنی اپنے اندر اس قدر تزکیہ نفوس کی قوت رکھتا ہے۔ کہ جو لوگ اس پر عمل کریں۔ انہیں روحانیت کے بلند ترین مقامات کا وارث بنا دیتا ہے چنانچہ آتا ہے۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین یہ وہ کتاب ہے۔ جسمیں کسی قسم کا شبہ نہیں۔ اور یہ وہ کتاب ہے۔ جو متقیوں کو بھی بلند مدارج روحانیہ تک پہنچاتی ہے۔ پہلی کتب اپنے اپنے زمانہ میں خدا کا مقرب بنانے کی دعویدار تھیں۔ مگر قرآن مجید کے نصب العین اور ان کے پیشکردہ مقصد میں عظیم الشان فرق ہے۔ قرآن روحانیت کے بلند ترین مرتبہ تک لے جانے والا ہے کسی اور مذہبی کتاب کا یہ دعویٰ نہیں ؛

تیسری خصوصیت

پھر قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ وار خدا تعالیٰ ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہم نے ہی قرآن نازل کیا۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا۔ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ قرآن مجید محفوظ لوحوں میں ہے۔ اس حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو صورتیں پیدا کیں اول یہ کہ لاکھوں مسلمانوں کے دلمیں قرآن مجید کو حفظ کرنے کا شوق پیدا کر دیا۔ ادھر قرآن مجید کی آیات کو ایسے میٹھے الفاظ اور ایسی اعلیٰ ترتیب میں رکھا۔ کہ وہ بہت جلد یاد ہو جاتی ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ آیات الہٰی کا اتنا بڑا مجموعہ دس بارہ سال کا بچہ بھی بآسانی حرف بحرف یاد کر لیتا ہے۔ اور مسلمانوں میں ہزاروں قرآن کریم کے حفاظ موجود ہیں۔ یہ بات اور کسی مذہب کی کتاب کو حاصل نہیں۔ دوسرا سامان حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے یہ کیا ہے۔ کہ ہر صدی میں ایسے مجدد بھیجتا ہے۔ جو تجدید دین کرتے ہیں۔ جنکا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید پر سے مخالفین کے اعتراضات کا گرد و غبار دور کر دیتے ہیں۔ غرضیکہ ظاہری اور باطنی۔ لفظی اور معنوی دونوں حفاظتوں کا اللہ تعالےٰ نے انتظام فرما دیا

سر ولیم میور کی شہادت

قرآن مجید کی یہ خصوصیت اتنی مشہور ہے۔ کہ سر ولیم میور اپنی کتاب "دی کران" (القرآن) میں لکھتا ہے۔

"زید کا نظر ثانی کیا ہوا۔ قرآن مجید آجتک بغیر کسی تبدیلی کے موجود ہے۔ اس احتیاط سے اس کی نقل کی گئی ہے۔ کہ تمام اسلامی دنیا میں صرف ایک ہی نسخہ قرآن کا استعمال کیا جاتا ہے۔"

"جو اختلافات قرآن کریم کے نسخوں میں نظر آتا ہے وہ قریباً سب کا سب زیروں زبروں اور وقف کے متعلق ہے۔ لیکن چونکہ زیر زبر اور وقف کی علامات سب بعد کی ایجاد ہیں۔ وہ اصل قرآن کریم کا حصہ ہی نہیں ہیں۔ اور نہ اس کا جو زید نے ترجمہ کیا تھا" ص۲۹

"یہ تمام ثبوت دل کو پوری تسلی دلاتے ہیں۔ کہ وہ قرآن جسے ہم آج پڑھتے ہیں۔ لفظاً لفظاً وہی ہے جسے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) نے لوگوں کو پڑھ کر سنایا تھا۔" ص۴۲

چوتھی خصوصیت

قرآن مجید کو چوتھی خصوصیت یہ حاصل ہے۔ کہ یہ ایسی زبان میں نازل ہوا۔ جو تمام زبانوں کی ماں ہے۔ اور جسمیں بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

(۱) عربی کے مفردات کا نظام کامل ہے۔

(۲) عربی اعلیٰ درجہ کی علمی وجوہ تسمیہ پر مشتمل ہے۔ جو فوق العادت ہیں

(۳) عربی کا سلسلہ اطراد مواد اتم و اکمل ہے۔

(۴) عربی کی تراکیب میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہیں

(۵) عربی زبان انسانی ضمائر کا پورا نقشہ کھینچنے کے لئے پوری پوری طاقت اپنے اندر رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ انا انزلناہ قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون ہم نے قرآن عربی زبان میں نازل کیا ہے تا تم شریعت کی تمام باریکیوں کو بخوبی سمجھ سکو گویا کوئی اور زبان کامل طور پر مفہوم ادا کرنے کے لئے عربی کی طرح موزوں نہیں تھی

پھر زبان عربی کی یہ بھی خصوصیت ہے۔ کہ یہ زندہ زبان ہے۔ جو اکثر جگہ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ باقی کتب الہیہ کی الہامی زبانیں زندہ نہیں۔ ویدوں کی سنسکرت اور تورات کی عبرانی اب کسی ملک میں بولی جاتی ہے ہاں یہ بھی قرآن مجید کو خصوصیت حاصل ہے۔ کہ اس کی الہامی زبان زندہ کامل اور ام الالسنہ ہے۔

پانچویں خصوصیت

قرآن مجید کو پانچویں خصوصیت یہ حاصل ہے۔ کہ یہ جو دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دلائل بھی دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینٰت من الھدیٰ۔ رمضان کے مہینہ میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اسمیں لوگوں کے لئے نہ صرف ہدایت کا سامان ہے۔ بلکہ اس ہدایت کے لئے بینات بھی ہیں۔ پس قرآن مجید دعویٰ اور دلیل خود پیش کرتا ہے

چھٹی خصوصیت

پھر یہ بےمثل کلام ہے۔ کسی انسانی طاقت میں نہیں۔ کہ وہ اس کی نظیر لا سکے۔ اس کے متعلق قرآن مجید کا دعویٰ یہ ہے۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا اگر بڑے اور چھوٹے جن اور انس غرض سب مل کر بھی اس امر کا تہیہ کر لیں۔ کہ وہ قرآن کی مثل تیار کر سکیں۔ تو وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکینگے دوسری جگہ فرمایا۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعو شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔ اے لوگو اگر تم اس کتاب کے الہٰی کلام ہونے میں شک کرتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ یہ انسانی دماغ کا اختراع ہے۔ تو اس کی مثل تیار کرو۔ اور اپنے تمام اعیان و انصار کو ساتھ ملا لو۔ اگر تم پھر بھی ایسا نہ کر سکے۔ اور ہرگز نہ کر سکو گے۔ اس آگ سے ڈرو جو کفار کے لئے تیار کی گئی ہے گویا بتایا۔ کہ اس کتاب کا بےمثل ہونا اور لوگوں کا اس کی مثل تیار کرنے سے عاجز رہنا بھی اس کے منجانب اللہ ہونے کا زبردست ثبوت ہے ؛

بعض لوگ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ تورات اور انجیل کی بھی تو آج تک کوئی شخص مثل تیار نہیں کر سکا۔ مگر یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ان کتابوں نے یہ دعویٰ ہی کب کیا اور کب کسی کو اس بات کے لئے چیلنج دیا کہ انہیں اس صف میں شامل کیا جا سکے۔

ساتویں خصوصیت

قرآن مجید چونکہ دائمی ہدایت نامہ ہے۔ اس لئے اس میں ہر زمانہ کے لئے ایسی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہو کر اسلام کی صداقت ظاہر کرتی ہیں۔ کسی اور الہامی کتاب کو یہ بات حاصل نہیں ہے ؛

مراسلہ

گنج (لاہور) میں کامیاب مناظرہ

۱۷ر جولائی ۱۹۳۲ء کو موضع گنج متصل لاہور جماعت احمدیہ اور اہلحدیث کے درمیان مناظرہ ہوا۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ شرائط مناظرہ کے مطابق صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک اور ۹½ بجے سے ۱۱½ بجے تک اور ۵½ بجے شام سے ۷½ بجے تک علی الترتیب۔ ختم نبوت۔ حیاتِ مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود پر مناظرے تھے۔

ختم نبوت پر مناظرہ

ختم نبوت کے مسئلہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل اور اہلحدیث کی طرف سے مولوی نور حسین صاحب گھر جاکھی مناظر تھے۔ مناظر اہلحدیث نے اپنے دعویٰ کی تائید میں آیت "خاتم النبیین" حدیث "لانبی بعدی" اور آیت انا ارسلناک کافۃ للناس کو پیش کیا۔ احمدی مناظر نے بدلائل قویہ ان آیات و احادیث سے مناظر اہلحدیث کے غلط استدلال کی تردید کی "خاتم النبیین" کے متعلق انعامی چیلنج دیا۔ کہ خاتم "بفتحہ تا" کے کسی قوم کی طرف مضاف ہونے کی صورت میں اس کے معنے آخری کے دکھائے جائیں مناظر اہلحدیث نے اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب میں سے "خاتم الاولاد" کا فقرہ پیش کیا۔ اس کے جواب میں احمدی مناظر نے کہا۔ کہ ہمارا مطالبہ تو یہ ہے۔ کہ "خاتم "بفتحہ تا" کسی قوم کی طرف مضاف ہونے کی صورت میں "افضل" کے معنوں میں آتا ہے۔ اس سے "آخری" مراد نہیں ہوتا۔ آپ اس قسم کی کوئی مثال پیش کریں جسطرح ہم نے وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۱ ص ۱۲۳ سے "خاتم الشعراء" اور آنحضرت صلعم کی حدیث سے "خاتم المہاجرین" کو پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت میں "خاتِم الاولاد" بکسر تا ہے۔ مگر قرآن مجید میں "خاتَم النبیین" بفتحہ تا ہے۔ اس کے جواب میں مناظر اہلحدیث نے مکمل خاموشی اختیار کر لی۔ اسی طرح کافۃ "للناس" کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو کر آئے تھے۔ ان کے بعد بنی اسرائیل کی طرف دوسرے رسول آتے رہے۔ اسی طرح اب آنحضرت صلعم تمام دنیا کی طرف رسول ہو کر آئے ہیں۔ اگر آپ کے متبعین میں کوئی رسول قرآن مجید کی اشاعت کے لئے ساری دنیا کے لئے آئے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ خصوصاً جبکہ قرآن مجید لیکون للعالمین نذیراً (ساری دنیا کے لئے ہے) تو جو بھی قرآن مجید کی اشاعت کے لئے آئیگا۔ ضروری ہے کہ وہ بھی ساری دنیا کے لئے ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود ہیں مناظر اہلحدیث نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے انکار نبوت کے حوالے پیش کئے۔ مگر جب ہماری طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اعلان عام پیش کیا گیا۔ کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں شریعت لانیوالا نبی نہیں ہوں" تو مخالف مناظر نے خود اقرار کر لیا۔ کہ ہاں حضرت مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ مگر انکار بھی کرتے رہے۔ آخر احمدی مناظر نے "امکان نبوت" کی تائید میں چھ آیات پیش کیں جنہیں غیر احمدی مناظر رد نہ کر سکا

حیات و وفات مسیح ناصری پر مناظرہ

دوسرا مناظرہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ پر تھا جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے اور جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولوی احمد دین مناظر تھے اس مناظرہ میں بھی خدا کے فضل سے زبردست کامیابی ہوئی اور پبلک پر وفات مسیح کا مسئلہ پوری طرح واضح ہو گیا مناظر اہلحدیث نے حیات مسیح کی تائید میں بل رفعہ اللہ الیہ اور ینزل عیسٰے ابن مریم کو پیش کیا۔ مناظر جماعت احمدیہ نے دس دس روپے کے دو انعام اس لئے پیش کئے۔ کہ فریق مخالف قرآن۔ حدیث کلام عرب سے رفع کے فاعل اللہ ہونے کی صورت میں آسمان پر جانے کے معنے دکھا دے اور نزول کے معنے آسمان سے اترنے کے اس کے ساتھ ہی قرآن و حدیث سے متعدد حوالجات پیش کئے جنمیں رفع بمعنے بلندیٔ درجات آیا ہے۔ جب حدیث کے حوالہ سے یہ دکھا کر کہ دجال بھی "نازل" ہو گا۔ پوچھا گیا کہ کیا وہ بھی آسمان سے اتریگا۔ تو فریق مخالف کوئی جواب نہ دے سکا۔ غیر احمدی مناظر نے ینزل عیسٰی ابن مریم علی جبل افیق من السماء اور بیہقی کی روایت پیش کی مگر احمدی مناظر نے جب کہا۔ کہ "رواہ البخاری" کہہ کر اس روایت کو بخاری کیطرف منسوب کیا گیا ہے۔ پھر بخاری سے من السماء کے الفاظ دکھائے جائیں۔ تو مناظر اہلحدیث ہم بخود ہو گیا مولوی احمد الدین صاحب نے "حمامۃ البشریٰ" سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عبارت پیش کی کہ ان ھذا کلھا تحریفات اور یہ معنے کئے۔ کہ مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ قرار دیتا ہوں۔ یہ مجھ پر افترا ہے۔ مگر جب احمدی مناظر نے اس کے ساتھ کی عبارت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عبارت پڑھی۔ کہ نعم انی قلت واقول ان عیسٰے ابن مریم قد توفی کما اشار الیہ القرآن العظیم و نبینا المصطفیٰ ہاں میں نے کہا۔ اور اب بھی کہتا ہوں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے اور احادیث میں آنحضرت صلعم نے یہی فرمایا ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ تو اسبات کو سنکر مناظر اہلحدیث عرق خجالت میں غرق ہو گیا "توفی" کے متعلق چیلنج دیا گیا۔ مگر فریق مخالف کیطرف سے دوسرے چیلنجوں کیطرح اسکے جواب میں بھی خدا نخواستہ بو نخواستہ۔ غیر احمدی مناظر نے غلط مبحث کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی صداقت پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ اور مذاق۔ استہزا اور بدزبانی سے کام لینے لگا۔ مگر جماعت احمدیہ کے مناظر نے نہایت تہذیب اور متانت سے گفتگو کی۔ اور اپنی تقریر میں کہہ دیا۔ کہ ہماری طرف سے فریق مخالف کی بدزبانی کا کوئی جواب نہ دیا جائیگا:

صداقت مسیح موعود پر مناظرہ

تیسرا مناظرہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تھا۔ اس میں بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولوی عبدالرحیم شاہ مناظر تھے۔ احمدی مناظر نے صداقت دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآن مجید کی چھ آیات پیش کیں۔ اور احادیث سے دکھایا۔ کہ مہدی کے ظہور کا وقت تیرھویں صدی ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۷۱ مجتبائی حاشیہ)

نیز ظہور مہدی کی دیگر علامات احادیث سے دکھا کر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ثابت کیا۔ غیر احمدی مناظر نے آخر وقت تک ان میں سے ایک دلیل کا بھی جواب نہ دیا۔ اور نہ قرآن مجید کی کوئی آیت اس دعویٰ کے خلاف پیش کی۔ ہاں احادیث کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "کسر صلیب" "قتل دجال" "افاضہ مال" وغیرہ کے متعلق اور آپ کی عمر کے متعلق اعتراضات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ حج کے متعلق بھی اعتراض کیا جسکے جواب میں "حج بدل" کے متعلق بخاری اور مشکوٰۃ کا حوالہ دیا گیا اور بتایا گیا۔ کہ بخاری کی حدیث میں تو صاف لفظوں میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کو بھی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ کیا وہ بھی "حاجی" ہو گا؟ اس کے بعد دجال اور مسیح موعود علیہ السلام کے حج کی حقیقت بتائی گئی۔ عبدالحکیم خان اور محمدی بیگم کی پیشگوئی کے مسکت جواب دیئے گئے اور پبلک پر یہ واضح کر دیا گیا۔ کہ غیر احمدی مناظر کے پاس سوائے مذاق اور تمسخر کے اور کچھ نہیں:

مناظرہ کا نتیجہ

اس مناظرہ کا اثر یہ تھا کہ وہ شورش پسند جو دوران مناظرہ میں بھی اپنی مخصوص حرکات سے باز نہ آتے تھے اپنے مناظر کی کمزوری اور بے بسی کو دیکھ کر مناظرہ سے اٹھ کر بھاگنے لگے۔ اور احمدی مناظر کی آخری تقریر سے قبل ہی میدان مناظرہ سے رفوچکر ہو گئے۔

دوسرے اور تیسرے مناظرہ کے درمیان غیر احمدیوں نے پہلے دو مباحثات کی ہزیمت مٹانے کے لئے میدان مناظرہ ہی میں اپنا جلسہ کر کے ثناء اللہ امرتسری کی تقریر شروع کرا دی۔ مگر ہماری طرف سے اعتراض کی بناء پر فیصلہ ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے تقریر ہو جس پر بعد میں سوالات و جوابات ہوں۔

چنانچہ حافظ مبارک احمد صاحب نے ہماری طرف سے تقریر کی اور ثناء اللہ نے اس کے بعد تقریر کی جس میں ہمارے دلائل کو نظر انداز کر کے نئے نئے اعتراضات کئے۔ لیکن جب ان کا جواب دینے کے لئے ملک عبد الرحمن صاحب خادم کھڑے ہوئے تو انہوں نے نماز عصر پڑھنے کا بہانہ بنا کر جواب سننے سے انکار کر دیا۔ مگر ان کی کذب بیانی طشت از بام ہو گئی۔ جب مغرب تک وہ سب کے سب وہیں بیٹھے رہے۔ اور کسی نے بھی نماز نہ پڑھی۔ اور اعتراض کے جواب میں کہہ دیا کہ ہم پہلے ہی جمع کر کے پڑھ آئے تھے۔ گویا ان کا بہانے بنانا محض جماعت احمدیہ کے دلائل سننے سے پہلو تہی کی غرض سے تھا۔ مناظرہ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ اور تین اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک (نامہ نگار)

نظارۃ دعوۃ و تبلیغ کا ضروری اعلان

تبلیغی تنظیم کے سلسلہ میں ہر ضلع کے نائب مہتمم صاحب تبلیغ نظارۃ دعوۃ و تبلیغ کے سامنے اس ضلع میں تبلیغ کرانے اور کرانے کے ذمہ دار ہیں۔ مگر جب نظارۃ دعوۃ و تبلیغ کے دفتر سے کوئی سرکلر یا ہدایت جاری کی جائے۔ تو نائب مہتممان تبلیغ کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنے ضلع میں انسپکٹران تبلیغ قصبات اور مقامی سکرٹریوں کو وہ ہدایت [illegible]

[illegible]

محبوب نگر میں میلاد النبیؐ پر علماء کی تقریریں

محبوب نگر میں حال ہی میں انجمن اتحاد المسلمین قائم ہوئی ہے۔ جس کا قابل تعریف کارنامہ مختلف فرقوں کے علماء کو بتقریب عید میلاد النبیؐ مدعو کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محبوب نگر کی مذہبی فضاء نہایت پاک و صاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف عقائد رکھنے والے علماء کو ایک ہی سٹیج پر سیرت النبیؐ پر اظہار خیالات کا موقعہ ملا۔ اور یہ وہ پروگرام ہے جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج سے پانچ سال قبل سیرت النبیؐ کے جلسوں کا آغاز فرما کر نہ صرف دنیائے اسلام کو ایک مرکز پر جمع کیا بلکہ تمام اقوام عالم کو اتحاد و اتفاق اور رواداری کا سبق دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اسلامی دنیا اتحاد عمل کی طرف جلد جلد قدم بڑھا رہی ہے۔

میلاد النبیؐ کے جلسے ۱۰ ربیع المنور سے شروع ہوئے جن میں حسب ذیل علماء کے وعظ ہوئے۔ پہلے دن کا اجلاس بوقت شب بعد صدارت مولوی محبوب علی صاحب وکیل شروع ہوا۔

مولوی حافظ حامد حسین صاحب (بجنوری) صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نے ولادت رسول پاکؐ پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مولوی سید بشارت احمد صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ حیدر آباد نے ایک جامع تقریر فضائل نبویؐ پر فرمائی۔ اور درود شریف کی فلاسفی بتلائی۔ دوسرے دن کا اجلاس بعد نماز ظہر شروع ہوا۔ الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کا لیکچر فضائل رسالتمآبؐ پر ہوا۔ آپ نے اسلام کو عالمگیر مذہب اور بانی اسلام کو افضل الانبیاء ثابت کیا۔

آپ کے بعد مولوی محمد الیاس صاحب برنی پروفیسر معاشیات جامعہ عثمانیہ کی تقریر ہوئی۔ آپ نے بعض آیات قرآنی کی تفسیر لطیف پیرایہ میں کی اور ماموروں کے شناخت کے بھی چند معیار بتائے۔ آپ کی تقریر عام فہم ہونے کے علاوہ بہت دلچسپ تھی۔

نواب بہادر یار جنگ صاحب کا وعظ رات کو جامع مسجد میں ہوا۔ آپ کے بعد مولوی عبد القدیر صاحب بدایوانی کا وعظ ہوا۔ جس میں آپ نے رسول مقبولؐ کو رحمۃ للعالمین ثابت کیا۔ آخر میں مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب کا وعظ ہوا۔ آپ کی تقریر علمی۔ عام فہم اور پر اثر تھی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کو جزائے خیر عطا کرے۔ کہ انجمن کی استدعا پر اپنی معلومات سے پبلک محبوب نگر کو مستفید فرمایا۔ آخر میں میں اپنے نوجوان دوست مولوی عبد اللہ صاحب المدوسی بی۔ اے ایل ایل بی (عثمانیہ) کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو اس انجمن کے روح رواں ہیں۔ (خاکسار۔ محمد عبد الرحیم محبوب نگر علاقہ نظام)

کرنال میں ہندو راج کی شر انگیزیاں

قابل توجہ پوسٹ ماسٹر جنرل

چونکہ کرنال میں ڈپٹی کمشنر سے لے کر ادنیٰ افسروں تک تقریباً سارے کے سارے ہندو ہیں۔ اس لئے مسلم کشی کی آئے دن نئی سے نئی تدبیر سوچی جاتی ہیں قطع نظر واقعہ جات پونڈری کے جو حال ہی میں وقوع میں آیا ہے۔ ایک نئی شرارت ہندو پوسٹ ماسٹر کرنال نے اسلام کی توہین کیلئے اختیار کی ہے۔ پوسٹ ماسٹر صاحب انتہا درجہ کے متعصب ہیں احاطہ پوسٹ آفس کرنال میں عرصہ سے ایک چبوترہ جس کا رخ قبلہ کی طرف ہے۔ نماز کے واسطے قائم ہے۔ ہندو پوسٹ ماسٹر نے یوں تو اپنی آمد سے لیکر اب تک مسلم ملازمین کو تکلیف پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ جس کے متعلق مسلم ملازمین نے ان کے فیصلوں کی صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کے اپیلیں بھی کیں۔ لیکن اب وہ اس بات کے درپے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اس دیرینہ چبوترہ کو جسے مسلم ملازمین نماز کے لئے عرصہ سے استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ ایک نشستی چبوترہ قرار دیدیں جس کی رپورٹ انہوں نے صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات کو ایسے الفاظ میں کی ہے جن سے یہ ظاہر ہو کہ چبوترہ فی الواقع نشستی ہے۔ یوں تو بد قسمتی سے اس وقت جہاں بھی برادران وطن قابو پاتے ہیں غریب مسلمانوں کی بربادی اور ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے۔ مگر چونکہ آج کل کرنال میں رام راج ہے۔ اس لئے معمولی افسروں کے حوصلے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ چبوترہ کے مغرب کی جانب جو محراب نما چھوٹی سی دیوار تھی۔ اسے برابر کر دیا گیا ہے۔ کرنال کی مسلم پبلک اس افسوسناک واقعہ سے پوری طرح واقف ہو چکی ہے

تریاق اعظم

حیرت انگیز ایجاد کے حیرت انگیز فوائد

یہ حیرت انگیز ایجاد دواقعی "تریاق اعظم" ہی ہے اس ایک ہی تریاق سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کریجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں اس کی ایک شیشی کا ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر۔ اسکے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق النسا، درد، قولنج درد، معدے کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ اقسام کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور، جلے ہوئے آبلوں، متلی، بخار، ہیضہ، کیلئے اکسیر قریبًا دو صد امراض کا ایک ہی علاج ہے جن امراض میں یہ مفید ہے انکی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔ مفصل پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے:

سر درد ہر قسم، کمزوری دماغ، زکام، مرگی، سرسام، بیحسی لقوہ، فالج، خارش دماغ، بیہوشی، دماغی چوٹ، اعصابی درد، خواب غفلت، بے خوابی، ہذیان، درد آنکھ، گوہانجنی، درد کان، کانوں کی کھجلی، ورم گوش، کرم کان، کان کا بہنا، امراض ناک، ناک کی پھنسیاں، بدبوئے ناک، بدبوئے دہن، چھینکیں، سونگھنے کی قوت کا کم ہونا، نکسیر، تپ نزلی، درد دانت و داڑھ، مسوڑوں کا پھولنا و درد، کرم دندان، دانتوں سے خون جانا، دانتوں کو پانی لگنا، منہ میں چھالے، منہ کا سوجنا، سوج لب، سوج زبان، پھٹنے لب، دانتوں کا سنسنی ہونا (سکروہی) دانت نکلنا، حلق کا بیٹھ جانا، گلے پڑنا، سوزش گلو، گلے میں کھرکھری، کھانسی، نزلہ، دمہ، بلغمی کھانسی، دمہ خشک، سل، نمونیا، امراض دل، درد دل، ورم پستان، پیٹ درد اور پیٹ کا پھولنا، بدہضمی، ہیضہ، درد قولنج، قراقر معدہ، حرقت معدہ، ریح معدہ، کھینچو وغیرہ۔ سب اقسام کرم الامعا، پھوڑہ معدہ، اسہال بخشش بھی متلانا، قے، خون کی قے، ورم معدہ، قبض دائمی، ہچکی، بس ڈکار، جہازی بیماری، یرقان، جلودہر، درد جگر، نفخ جگر، استسقا، تپ، خروج مقعد، خارش مقعد، بھگندر، بواسیر، سوزش مثانہ، درد گردہ و مثانہ، سفید پیشاب، پیشاب میں خون، پیشاب بند، ورم گردہ یا مثانہ، جریان، نامردی، ورم خصیہ، بائی گولہ، سرد روزنان، پرسوت زنان، سیلان الرحم، کثرت حیض، امراض حمل، امراض رحم، حیض کا درد، آفات، تمام درد اندرونی و بیرونی، گٹھیا، عرق النسا (رینگن بائی) پنڈلیوں کا پھولنا، جملہ اقسام بخار، انفلوائنزا یعنی جنگی بخار، تپ دق، پھوڑا، پھنسی، زخم، ران کا لاسنا پت یا پتی، داد، چنبل، گلٹیاں، ورم، چوٹ، اختنا زیر ربچیران، آگ سے جلنا، ناسور، چھپاکی، بجلی سے جھلسنا، خارش، مسّہ، داغ، خال، سوزش، کھجلی، مہاسہ، پسینہ بدبودار، بغلگند، ہاتھ پاؤں کا پھوٹنا، کھلا جانا، چھیپ، چھائے، کثرت پسینہ، آتشک، سوزاک، زہردار ڈنک، افیون چھڑوانا، تمباکو کا زہر، باؤلے کتے کا کاٹنا، زہریلی اشیا کھا جانا، طاعون، امراض بچگان، بچوں کا دودھ نہ پینا، ڈبہ اطفال، خسرہ، چیچک، سن، موٹاپا، وغیرہ، اور بھی کئی ایک امراض کا یہ ایک ہی دوا بہترین علاج ہے۔ مفصل آپ کو پرچہ ترکیب استعمال سے معلوم ہوگا۔ یہ تریاق اعظم کیا ہے حقیقتًا بنی نوع انسان کیلئے پیغام شفا ہے۔ آپکے گھر میں اسکی ایک شیشی کا موجود رہنا گویا اس بات کی گارنٹی ہے کہ آپ ڈاکٹروں اور حکماء کی ضرورت سے بے نیاز ہیں۔ قیمت فی شیشی جو قریبًا ایکسال کیلئے کافی ہے صرف دو روپیہ چار آنہ (۲؍۴) علاوہ محصولڈاک

موتی سرمہ

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، گکرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اچھی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ، محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہٰذا آپ کو بھی یہ بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں، کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ کرنے یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہتا تھا کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی، جسمانی، اعصابی کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے، اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں برسات میں اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ہے، کیونکہ یہ علاوہ مقوی ہونیکے نزلہ، زکام، ملیریا، بخار وغیرہ سے بھی محفوظ رکھتی ہے، قیمت ایکماہ کی خوراک صرف پانچ روپے (صہ) محصولڈاک علاوہ

ملیریا کی کمزوری دور ہوگئی

جناب شیخ فخر الدین صاحب ہزاری ذیلدار گورائی ضلع کیمبلپور

سے لکھتے ہیں کہ "ملیریا بخار کے بعد اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا سب کمزوری دور ہوگئی۔ لہٰذا ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیج دیں۔"

اکسیر بواسیر

سچ پوچھو تو نوے فیصدی لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہیں یہ نامراد مرض انسان کا خون نچوڑ کر اسے ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس موذی مرض کو خواہ یہ کسی قسم کی ہو۔ زیادہ سے زیادہ ۱۴ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت صرف تین روپے (سہ) محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا، انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا موتیوں کی طرح چمکاتا، اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، گوشت خورہ، دانتوں سے خون یا پیپ آنا، دانتوں کا ہلنا، یا ان کا رنگ زرد رہنا اور منہ سے پانی کا آنا، غرضیکہ جملہ امراض دندان کیلئے یہ موتی دانت پوڈر اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے، صرف ایک روپیہ محصول علاوہ

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے سابق مسلم مشنری ہنگو (امریکہ)، حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ "میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا، بہت مفید پایا، علاوہ دانتوں کو سفید و صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔ میرے ایک دانت میں درد تھی، اس کیلئے یہ بہت مفید ثابت ہوا۔"

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سکھ جنگی کونسل کا ایک اجلاس ۳۱ جولائی کو گوردوارہ شاہدرہ (لاہور) میں منعقد ہوا اور فیصلہ کیا گیا کہ سکھ حقوق ڈے ۳۱ جولائی کی بجائے ۲۱ اگست کو منایا جائے۔ دیوان منعقد کئے جائیں اور فرقہ دار راج کے خلاف حلف لیا جائے۔ یہ پروگرام خصوصیت سے دیہات کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ کونسل نے مزید فیصلہ یہ کیا ہے کہ فرقہ دار خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک والنٹیر کور جس کا نام "اکالی شہید دل" ہو۔ بنایا جائے جس کے ایک لاکھ ممبر ہوں بھرتی کا کام فوراً شروع کر دیا جائے سکھ لیڈروں کا ایک وفد صوبہ میں دورہ کر کے والنٹیر بھرتی کرے گا۔

لاہور میں ۳۱ جولائی کو گوردوارہ باؤلی صاحب واقعہ ڈبی بازار میں بھی سکھوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں ایک ہندو نے سکھوں کے مطالبات کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں پنجاب میں پچاس فیصد حقوق دیئے جائیں۔ کیونکہ وہ نصف مالیہ ادا کرتے ہیں۔

بمبئی کرانیکل اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ فرقہ وارانہ سوال کے متعلق حکومت کی طرف سے جو اعلان اگست کے پہلے ہفتہ میں کیا جانا تھا۔ وہ اب ۱۵ یا ۱۶ اگست کو کیا جائیگا۔

پاؤنیر الہ آباد کے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر ایس ڈبلیو باب کو ۳۱ جولائی دریا کے کنارے پر جہاں وہ سیر کے لئے گئے تھے۔ کسی نے پشت پر تلوار مار دی اور خود بھاگ گیا۔ حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

چیف کمشنر صوبہ دہلی کی طرف سے ۳۰ جولائی کو ایڈیٹر الجمعیتہ کے نام نوٹس موصول ہوا کہ تم اپنے علاقہ کی حدود سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شہر دہلی کی اجازت کے بغیر باہر نہیں جاسکتے اور نہ ایسی کاروائیوں میں حصہ لے سکتے ہو۔ جو امن عامہ کے منافی ہوں۔ اس کی خلاف ورزی پر دو سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں

چھاؤنی راولپنڈی میں ۳۰ جولائی کو دو فوجی گوروں نے ایک ہندوستانی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ گوروں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

شملہ سے ۳۰ جولائی کی اطلاع ہے کہ مسٹر ایلیسن ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس کو میلا پر حال ہی میں جو قاتلانہ حملہ ہوا ہے اس کے متعلق سرکاری حلقوں میں بہت چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ گورنمنٹ کو ایسا قدم اٹھانا چاہیئے جس سے نظر بندوں کو اچھی طرح قابو میں رکھا جاسکے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جو نظر بند اس وقت بنگال کے جیلوں اور کیمپوں میں ہیں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بآسانی خط وکتابت کر سکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایسے واقعات آئے دن ظہور میں آتے ہیں یہ تجویز کیا جا رہا ہے۔ کہ نظر بند قیدیوں کو اجمیر یا ہندوستان کے کسی اور مقام پر رکھنے کی بجائے انڈیمان بھیج دیا جائے۔ اور وہاں اس وقت جو اخلاقی قیدی ہیں ان کو واپس بلا لیا جائے بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک ایک سو کے قریب نظر بندوں کو انڈیمان بھیجا جاچکا ہے اور باقیوں کو بھی گورنمنٹ بہت جلد وہاں بھیج دیگی

چینی گورنمنٹ نے لیگ اقوام کی توجہ جاپانی گورنمنٹ کے اس فیصلہ کی طرف مبذول کرائی ہے کہ گورنمنٹ کے معاہداتی علاقہ منچوکس (منچوریا) کے لئے گورنر جنرل کو سفیر مقرر کیا جائے۔ چینیوں کے خیال میں کوریا کی مانند منچوکس کے الحاق کے لئے یہ جاپان کا پہلا قدم ہے۔ اسی طرح بعض چینی شہروں پر جاپانی ہوائی جہازوں کی پرواز اور اشتہارات کی تقسیم کے خلاف بھی جنہیں آبادی کو چینی گورنمنٹ کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ پروٹسٹ کیا گیا ہے۔

کپتان کولڈ سٹریم سول سرجن پشاور کے قاتل عبدالرشید نے جسے سشن جج نے سزائے موت کا حکم دیا تھا فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب سزائے موت کے فیصلہ کی تصدیق جوڈیشل کمشنروں کا ایک مکمل بنچ ۹ اگست کو ایبٹ آباد میں کرے گا۔

سکرٹری آل انڈیا ہندو سبھا کلکتہ کو ڈاکٹر منجے کے ولایت سے لکھا ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے بعد جب میں ہندوستان واپس آؤں گا تو گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی سے مستعفی ہو جاؤنگا

مقدمہ سازش گورداسپور میں اس وقت تک ۲۴ ملزم گرفتار کر کے جوڈیشل حوالات میں بھیجے جاچکے ہیں ملزمان کا چالان سازش۔ ملک معظم کی حکومت کے خلاف جنگ کرنے کے لئے اسلحہ کی فراہمی و ڈاکہ زنی وغیرہ الزامات میں ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان ملزموں کے قبضہ سے بندوقیں۔ ریوالور اور کارتوس بھاری تعداد میں دستیاب ہوئے ہیں۔

کلکتہ سے ۳۱ جولائی کی اطلاع ہے کہ سنٹرل بنک آف انڈیا نے کلکتہ میں بنک کی زنانہ شاخ کھولدی ہے جس میں تمام تر انتظام عورتیں ہی سرانجام دینگی۔ کسی مرد کو کوئی ڈیوٹی سپرد نہیں کی جائیگی۔

شملہ سے ۳۰ جولائی کی اطلاع ہے کہ جنرل تخفیف کمیٹی کی رپورٹ کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا ہے اس میں صرف فارن اور پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے اخراجات کا ذکر ہے اس ڈیپارٹمنٹ کا کل خرچ ساڑھے چھ کروڑ روپیہ سے کچھ زیادہ ہے جو کمیٹی کی رائے میں تمام سول محکمہ جات کے اخراجات سے بھی زیادہ ہے کمیٹی نے اخراجات میں ایک کروڑ ۵ ۳ لاکھ یا ۲۰ فیصدی کی کمی کی سفارش کی ہے

والیان ریاست کے متعلق شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ انہوں نے قطعی طور پر گورنمنٹ کو لکھدیا ہے کہ گول میز کانفرنس کا طریق ترک کرنے کے بعد وزیر ہند نے جو پروگرام تیار کیا ہے ہم اس میں تعاون نہیں کر سکتے اگر گورنمنٹ ہمارا تعاون چاہتی ہے اور کانسٹی ٹیوشن کے متعلق ہم سے تبادلہ خیالات کرنا چاہتی ہے تو ہم صرف ملک معظم کی گورنمنٹ کے نمایندوں سے اور وہ بھی مساوی پوزیشن میں بات کریں گے۔ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے غیر مساوی صورت میں پیش ہونے کے لئے تیار نہیں رہا

گاندھی جی کے بیٹے دیوداس گاندھی جو گورکھپور جیل میں گذشتہ دو ماہ سے علیل تھے ۳۱ جولائی کو طبی وجوہ کی بناء پر اختتام میعاد سزا سے ایک ماہ پہلے غیر مشروط طور پر رہا کر دئے گئے اور آپ علاج کیلئے بنارس روانہ ہوگئے

لاہور سے یکم اگست کی اطلاع ہے کہ موگہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک عورت اپنے خاوند کے ہمراہ کسی ویران جگہ سے گذر رہی تھی کہ اچانک ایک ڈاکو نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور پستول سے مرد کو ہلاک کر کے عورت سے کہا کہ وہ اپنے زیورات اور کپڑے اتار دے۔ عورت نے کل زیورات دیدئے۔ مگر جب اپنی قمیص اتارنے لگی جو قیمتی تھی تو اس نے التجا کی کہ اس کے بدلہ میں ڈاکو اپنی قمیص اسے پہننے کے لئے دیدے۔ ڈاکو جب قمیص اتارنے لگا تو اس نے وہی بھرا ہوا پستول اٹھا کر ڈاکو کو ہلاک کر دیا

ڈاکٹر محمد عالم صاحب کے متعلق متواتر خبریں آرہی ہیں کہ وہ لاہور میو ہسپتال میں سخت بیمار ہیں حکومت کو انہیں بھی رہا کر دینا چاہیئے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی